REGD No. P. 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

۱۵ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش | ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ | ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ فروری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۸ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

• محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کا گلا کئی روز سے خراب ہے مسلسل تکلیف میں رہتے ہیں اسی طرح صاحبزادی امتہ الکریم کوکب صاحبہ صاحبزادی امتہ الرؤف اور صاحبزادہ مرزا کلیم احمد سلمہ اللہ تینوں گذشتہ چار پانچ روز سے بردو شش کی وجہ سے بیمار رہے اب بخار اتر گیا ہے لیکن کمزوری ابھی باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ مقدس خاندان کے جملہ افراد خورد وکلاں کو اپنے فضل سے جلد شفا کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

• آج گیارہ بجے کی گاڑی محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی بغرض مشورہ کے لئے سلسلہ کے کام سے شاہجہانپور تشریف لے گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت دارالامان واپس لائے۔ آمین۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان

اسلامی تعلیم اس زمانہ میں نہ صرف قابل عمل بلکہ بہت ضروری ہے

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ

(۲)

عملی نمونہ حضرات کرام! اسلام اور قرآن مجید کو ایک امتیازی فضیلت یہ حاصل ہے کہ اس کو پیش کرنے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی زندگی میں عملی شکل میں پیش کیا ہے۔ شریعت اور قانون تو احکام کا مجموعہ ہے اگر اس کے ساتھ عملی نمونہ موجود نہ ہو۔ تو یہ ادھوری بات رہتی ہے کیونکہ انسان عملی زندگی کے علاوہ عملی زندگی کا بھی محتاج ہے۔ قرآن مجید کے علاوہ دوسری کتاب کو یہ خوبی حاصل نہیں کہ شریعت کو پیش کرنے والے نے اپنی زندگی میں اس قانون پر پوری طرح عمل کرکے دکھا دیا ہو۔ توریت کے تعزیرات کے تمام احکام بغیر موسوی نمونہ کے ہیں۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی زندگی میں اقتدار حاصل نہ ہو سکا۔ حضرت مسیح نے بلا شبہ عفو و درگذر کی تعلیم دی ہے۔ مگر عفو و درگذر کے لئے جس قوت و شوکت اور غلبہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ آپ کو نصیب نہ ہوا۔ انجیل میں لکھا ہے:۔

"لومڑیوں کے لئے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں"۔ (متی ۸/۲۰)

دیگر احکام شرعیہ کا بھی یہی حال ہے۔ مثلاً شادی سے پیدا ہونے والے تمام معاملات میں حضرت مسیح نے عیسائیوں کے لئے کوئی عملی نمونہ پیش نہیں کیا۔ یہ فخر صرف قرآن مجید کو ہی حاصل ہے۔ کہ اُسے ایک اسوہ حسنہ بھی حاصل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ (احزاب)

گویا پیش کرنے والے رسول اعظم صلعم کی زندگی قرآن مجید کی ایسی عملی تصویر ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بارہ میں دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے بے ساختہ فرمایا:۔

کان خلقہ القراٰن (بخاری)

کہ آنحضرت صلعم کے اخلاق قرآن مجید کی عملی تصویر ہیں۔ اس لئے کہ ہمارے سید و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک تو تاریخی زندگی ہے۔ دوسرے انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں پر حاوی ہے یتیمی سے لے کر شہنشاہیت تک کے سب ادوار پر مشتمل ہے۔ عزت و امارت کے دونوں دوروں میں محمد عربی صلعم نے زندگی بسر کرکے بتلا دیا۔ کہ خدا کے نبی یوں زندگی بسر کیا کرتے ہیں۔ دشمنوں کے نرغہ میں آنے کے باوجود۔ اور دوستوں کے جھرمٹ میں ہونے کے باوجود آپ نے ثابت کیا۔ کہ خدا تعالیٰ پر توکل اور اس سے محبت کو کس قدر سب چیزوں پر مقدم رکھا جاتا ہے۔ امن کے ایام میں عدل و انصاف کس قدر قائم کیا جاتا ہے۔ اور جنگوں میں کس طرح ضابطہ اخلاق کی پابندی کی جاتی ہے۔ معاملات میں ساتھیوں کے ساتھ کس قدر پیش آنا چاہیئے۔ حقوق کی ادائیگی میں خدا تعالیٰ کے احکام کی تنفیذ میں اپنے اور بیگانے میں کس طرح مساوات قائم کی جاتی ہے۔ بیویوں سے کس طرح حسن سلوک کیا جاتا ہے بچوں سے کس طرح شفقت و پیار ہونا چاہیئے یتیموں کی کس طرح دلداری کرنی چاہیئے۔ ہمسایہ۔ پڑوسی قارض و مقروض۔ زیردست اور بالادست غرض ہر قسم کے لوگوں سے سلوک اور معاملہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موقعہ ملا۔ اور آپ نے ہر موقعہ پر بہترین نمونہ قائم فرمایا۔ عفو و درگذر کی منہ سے تعلیم دینا بہت آسان ہے۔ مگر جب ہزاروں خونی دشمن قبضہ اقتدار میں آجائیں۔ اور ان کی زندگی و موت انسان کی ایک جنبش پر موقوف ہو تو ایسے وقت میں "لا تثریب علیکم الیوم۔ یغفر اللہ لکم" کا اعلان کرکے سب کو کلیتہً معاف کر دینا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ قرآن مجید کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس کے ساتھ ایک کامل عملی نمونہ موجود ہے۔ اسی کا یہ اثر تھا۔ کہ عرب ایسی جاہل اور اجڈ قوم چند سالوں میں کیا ہو گئی۔ وہ جو گوبر کی طرح ذلیل تھے سونے کی ڈلیوں کی طرح چمکنے لگ گئے۔ اور صدیوں کے مردے آپ کے دم قدم سے روحانی طور پر زندہ ہو گئے۔ وہ جو زمین سے تھے قرآن مجید نے اُن کو آسمانی بنا دیا۔ قرآن مجید نے ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کرکے اُن کی کایا پلٹ دی۔ یہ ساری برکت اس بات کی تھی۔ کہ قرآن مجید کی پاک تعلیمات کے ساتھ ساتھ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی رہنمائی نے بھی غیر معمولی کام کیا۔ جو کسی اور جگہ میسر نہیں آیا۔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام صلعم کی انہی خوبیوں اور کمالات کو دیکھ کر مخالفین اسلام نے بھی اسلام کی شوکت و عظمت کا اعتراف کیا۔ چنانچہ

موجودہ صدی کے عالمی شہرت رکھنے والے مصنف جارج برنارڈ شا نے لکھا:۔

(اردو ترجمہ)

"میں نے محمد صلعم کے دین کو ہمیشہ ہی بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ میرے نزدیک یہی مذہب بدلتے ہوئے زمانہ حیات کے مقابل پر ایسی اہمیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے یہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اپیل کرتا ہے ...... میں نے اس عظیم الشان شخصیت کا مطالعہ کیا ہے۔ میری رائے میں وہ ضرور یہ کہ مسیح کے دشمن نہ تھے بلکہ انسانیت کے نجات دہندہ تھے۔

(باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء

ایک عظیم الشان نشان آسمانی

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود اور اس کی صداقت کا واضح ثبوت

مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی صدہا پیشگوئیوں میں سے "مصلح موعود" کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جو روز روشن کی طرح پوری ہوئی۔ اس کی سچائی پر ایک دنیا گواہ ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہ جلیل القدر پیشگوئی جہاں بالکل ابتدائی زمانہ یعنی ۱۸۸۶ء میں کی گئی وہاں پورا ہونے کے لحاظ سے اس کا دائرہ اس قدر وسیع اور ممتد ہے کہ نہ صرف یہ کہ موجودہ وقت بھی اس میں شامل ہے۔ بلکہ آئندہ کے لئے جب تک خدا نے چاہا اس اہم پیشگوئی کا دنیا کے واقعات و حالات کے ساتھ گہرا تعلق چلتا چلا جائے گا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس زمانہ کی روحانی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا اور اسلام کے احیاء اور اس کی تجدید کا اہم کام آپ کے سپرد ہوا۔ تو اہل حق کے طریق پر عمل کرتے ہوئے آپ نے بھی خدا تعالےٰ کے حضور تائید و نصرت اور ہدایت و راہنمائی کے لئے رجوع کیا اور بارگاہ رب العزت میں بڑی تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کیں تا قدرت الٰہی کوئی ایسا نشان آسمانی ظاہر فرمائے جس کے ذریعہ دنیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی حقیقت کو پہچان لے یہ ابتدا ۱۸۸۶ء کی بات ہے۔

چنانچہ خدا تعالےٰ نے آپ کی تضرعات کو سنا اور آپ کی دعاؤں کو پایۂ قبولیت تک پہنچاتے ہوئے ایک ایسے فرزند ارجمند کی پیدائش کی قبل از وقت اطلاع دی کہ ایسا فرزند ارجمند خاص صفات کا حامل ہوتے ہوئے دین اسلام کی صداقت اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایک زندہ نشان اور شاہد ناطق ہوگا۔ یہ ایک مفصل پیشگوئی ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ شائع کر دی گئی۔

ساتھ ہی الہامات میں ایسے فرزند عزیز کی پیدائش کے لئے ۹ سال کی میعاد بھی مقرر تھی۔ اس کا اعلان بھی خاص تحدی کے ساتھ باقاعدہ طور پر کر دیا گیا۔ کہ خدا تعالےٰ کی یہ بات ضرور پوری ہوگی ——!! اور عجیب تر یہ کہ اس کو زیادہ شہرت دینے اور زیادہ پختہ کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے آپ کے بعض معاندین کو کھڑا کر دیا۔ جنہوں نے اس عظیم الشان پیشخبری پر پھبتیاں اڑائیں حتی کہ پنڈت لیکھرام پشاوری جیسے معاند نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ

"پہلے یہ بھی اطمینان ہو گیا کہ ۹ برس تک آپ اور آپ کی بیوی زندہ رہیگی ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر آپ کا سب خاتمہ بتلاتا ہے"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۵۰)

مذکورہ اشتہار میں حضور نے خدا تعالےٰ سے الہام پاکر اس امر کی خبر دی کہ

"تیری ذریت منقطع نہ ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا"

اس پر اس معاند نے لکھا:-

"آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی غایت درجہ ۳ سال تک شہرت رہے گی۔ خدا کہتا ہے کہ چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا پھر معدوم محض ہو جائے گا"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۵۸)

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود پر آج ۸۲ سال کا طویل زمانہ گزر رہا ہے۔ تفصیلی واقعات و حالات سب کے سامنے ہیں۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ کس طرح قادر و توانا خدا کی کہی ہوئی بات عین بعین پوری ہوئی۔ علی رغم الاعداء مقررہ میعاد کے اندر اندر یہ فرزند ارجمند پیدا ہوا۔ وہ جلد جلد بڑھا ہر قدم پر خدا تعالےٰ کا سایہ اس کے سر پر رہا۔ خدائی ارشادات کے مطابق اپنے وقت میں وہ جماعت کا امام بنا خدمت دین کا بے نظیر موقعہ پایا۔ ساری دنیا میں شہرت پائی۔ اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے میں خدا تعالےٰ نے اُسے نمایاں خدمت کا موقعہ دیا۔ اللہ تعالےٰ نے اُسے ایسی اولوالعزمی بخشی کہ شدید مخالفتوں اور خطرناک طوفانوں میں جماعت کی ایسی قیادت کی کہ مخالف طاقتوں کی نزدیک جماعت کا شیرازہ منتشر ہونے کا کوئی تصور بھی نہ کیا جا سکا۔ تمام مخالفتوں کے باوجود جماعت کو عظمت اور ترقی کے بلند ترین مقام پر پہنچا دیا اور سالہا سال کی مساعی سے جماعت کو ترقی کے بلند ترین مقام پر لاکر کھڑا کیا اور بالآخر اپنا کام پورا کر کے اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔ آج حضرت خدا تعالےٰ کا یہ محبوب بندہ اپنا کام پورا کر کے اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔ اس کے کارنامے دنیا کی تاریخ میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ دنیا جب بھی احمدیت کی تاریخ پر نظر کرے گی۔ تو نا ممکن ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد زریں کو نظر انداز کر دے۔ اور آپ کے زندہ جاوید سنہری کارناموں کو بھول جائے!!

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کی تفصیلات بہت طویل ہیں۔ اور ممکن نہیں کہ ایک ہی مضمون میں اس اہم موضوع پر سیر حاصل بحث کی جا سکے۔ بایں ہمہ جب ہم پیشگوئی پر مجموعی نظر ڈالیں تو اس کی اغراض میں سے ایک بڑی اور جامع غرض الہامی الفاظ میں اس طرح بیان کی گئی ہے:-

"تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"

یہ الفاظ گویا پیشگوئی کی روح رواں ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کے لئے سیدھا جواب ہے یا بلفظ دیگر اس زمانہ کے لحاظ سے حقیقی مصلح موعود کو اس کے کارہائے نمایاں سے پہچان لینے کی زبردست علامت الٰہی الفاظ میں بیان کر دی گئی ہے۔ آج کی صحبت میں ہم صرف اس حصہ الہام سے متعلق مختصر رنگ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

زیر نظر الہام الٰہی کی عبارت میں دو بڑے حصے ہیں۔ (الف) دین اسلام کا شرف لوگوں پر ظاہر کرنا (ب) کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنا۔ اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ بطور نہج اور بنیاد دین اسلام اور کلام اللہ دونوں دنیا میں موجود تھے مگر مصلح موعود کے لئے جو بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مصلح موعود دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کر دے گا دوسرے لفظوں میں یوں کہیئے کہ ایسے وقت میں جبکہ عوام کی نظروں سے دین اسلام کی عظیم خوبیاں اور اس کے حسن و جمال کی باتیں اوجھل ہوں گی تو مصلح موعود کے ذریعہ سے احسن طریق پر منصۂ شہود میں لائی جائیں گی۔ مصلح موعود کی طرف سے پیش کردہ باتوں پر غور کر کے اپنے اور بیگانے اسلام کی برتری کے قائل ہونے پر مجبور ہوں گے۔ اور کلام اللہ کے بلند مقام کو پہچان لیں گے۔"

دین اسلام ایک زندہ مذہب ہے اس کی زندگی کا زبردست ثبوت یہی ہے کہ تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔

چنانچہ اس کا ایک پھل رسول اللہ صلے اللہ کی پیشگوئی کے ایک حصہ کے مطابق ظہور مہدی اور بعثت مسیح موعود کے ساتھ پورا ہوا۔ تو دوسرا حصہ یولد لہ کے رنگ میں مہدی کے ہاں خاص بشارت کے تحت پیدا ہونے والی صالح اولاد کا عطا کیا جانا ہے۔ اور اس مبشر اولاد میں سے سرفہرست مصلح موعود کا وجود ہے۔ تو گویا مصلح موعود کی پیدائش سے عملی طور پر اس بات کا ثبوت بہم پہنچا کہ یہ مذہب زندہ ہے اور اس کے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی بات اب بھی پوری ہو رہی ہے!! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مخالفین اسلام کے سامنے صداقت اسلام کے بارہ میں خاص نشان دکھانے کا اعلان کیا تھا۔ مخالفین کو "مصلح موعود" کی پیدائش اور اس وجود کے نمایاں طور پر خادم اسلام ہونے کے ذریعہ سے خدا نے اسلام کے شرف کا زبردست ثبوت دے دیا۔ یہ ایک ایسا ثبوت ہے جس سے معقولی رنگ میں کسی کے لئے انکار کی گنجائش نہیں۔ باقی ماننا یا نہ ماننا ہر ایک آدمی کے اپنے اختیار میں ہے۔ ...

قادیان میں عید کی قربانیاں

دوست جلد اطلاع دیں

از حضرت امیر صاحب مقامی قادیان

حسب سابق اس سال بھی عید الاضحیہ کے موقع پر بیرونجات کے احباب جماعت کی طرف سے قادیان میں قربانی کا جانور ذبح کر دینے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ اُن احباب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی اس قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔

اس لئے اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد بھجوا دیں تا انتظام میں سہولت رہے اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت پینسٹھ (۶۵) روپے ہے۔

(حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب)
امیر جماعت احمدیہ قادیان

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ کے ایام میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل ہم نے اپنے پر نازل ہوتے دیکھے ہیں

انتظاماتِ جلسہ کے متعلق پانچ ضروری ہدایات جن کی طرف جماعت کو فوراً متوجہ ہونا چاہیئے

غلبۂ اسلام مقدر ہو چکا ہے مگر اس کے لئے ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں نباہنا ہمارا فرض ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ رجنوری ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
جلسہ سالانہ کے بعد

انفلوائنزا کا بڑا سخت حملہ

مجھ پر ہوا تھا۔ بخار بھی تیز تھا۔ کھانسی تو اتنی شدت اختیار کر گئی تھی کہ رات ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ بجے بلکہ بعض دفعہ دو دو بجے تک کھانستے گذر جاتی اور ایک سیکنڈ بھی میں سو نہ سکتا لیکن پھر اپنی غلطی کے نتیجہ میں جو بیماری پیدا ہوئی۔ فَهُوَ يَشْفِيْنِ اس سے شافی خدا نے شفا دی۔ بیماری اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو گئی ہے ضعف اور نقاہت اور کھانسی کا تھوڑا سا بقیہ ہے۔ اللہ فضل کرے گا۔ انشاء اللہ وہ بھی جلد دور ہو جائے گا۔

آج بھی باوجود ضعف کے اس لئے جمعہ کے لئے آیا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور اس کی غیر محدود رحمتیں

جو ہم نے جلسہ کے ایام میں اپنے پر نازل ہوتی دیکھیں۔ ان کے نتیجہ میں جماعت پر جو شکر بجالانے کا فرض عائد ہوتا ہے اس کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاؤں۔

بہترین بیان جو جلسہ کی رحمتوں کے متعلق میرے سننے میں آیا وہ ہے کہ شیخ محمد احمد صاحب مظہر جو ہمارے بزرگ دعا گو اور بڑا ہی اخلاص رکھنے والے ہیں ۱۴ رجنوری کی صبح کو جبکہ جماعت ہائے ضلع لائل پور کی ملاقاتیں ہو رہی تھیں۔ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے میں ۵۷ سال سے جلسہ سن رہا ہوں اور کوئی ناغہ نہیں ہوا۔ ہر سال ہمارا جلسہ ایک منزل اوپر ہوتا ہے مگر اس سال یہ جلسہ دو منزل اوپر ہوا۔ ایک منزل نانبائیوں کی وجہ سے ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس رنگ میں ...

روٹی پکانے کا نظام ناکام اور ناکارہ ہو گیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں اتنے بڑے اجتماع میں ابتری اور انتشار پیدا ہونا لازمی تھا۔ اگر یہ اجتماع محض خدا کے لئے منعقد نہ ہوتا۔ لیکن اس انتہائی کرائسس (CRISIS) کے وقت اللہ تعالیٰ نے جس بشاشت اور اخلاص اور ایثار کا مظاہرہ کرنے کی جماعت کو توفیق عطا کی وہ اپنی ہی مثال ہے۔ اور اگر ہم اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو پہلی صدی ہجری کو چھوڑ کر ہماری تاریخ میں شاذ ہی اس قسم کا کوئی نظارہ ہمیں ملے۔

اتنا بڑا اجتماع تھا

لاکھ کے قریب احمدی اور غیر احمدی جلسہ کو سننے کے لئے اور اپنی غلط فہمیاں دور کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ بوڑھے بھی تھے اور جوان بھی تھے اور بچے بھی تھے لیکن ہر طرف اس ظاہراً ابتری کے وقت بشاشت ہی بشاشت نظر آتی تھی اور مجھ سے تو بہت دوستوں نے کہا کہ اگر آپ کہیں تو تین دن تک روزہ رکھ کر بھی گزارہ کر سکتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ نہیں۔ روزہ رکھنے کی بھی اجازت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کم کھانے کا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے۔ اور جو مطالبہ ہے وہی پورا کرنا چاہیئے۔ ایسے حالات کیوں پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے جماعت کا امتحان لیا۔ اور خدا تعالیٰ کی توفیق سے جماعت اس امتحان میں کامیاب ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔ اور اس فضل کے نتیجہ میں ہمارے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں

چند ہدایتیں دینا چاہتا ہوں

جن میں بعض کا تعلق جماعت سے ہے اور بعض کا منتظمین سے۔ اللہ تعالیٰ جب ایسے حالات پیدا کیا کرتا ہے تو ان سے جتنے زیادہ سے زیادہ سبق حاصل کئے جا سکیں وہ ہمیں کرنے چاہئیں۔

پانچ باتیں ہیں جن کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے اور پانچ منصوبے ہیں جو ہمیں اگلے جلسہ سے پہلے پہلے مکمل کر لینے چاہئیں ایک تو یہ کہ مناسب خاص توجہ کے ساتھ ۳۰۰ احمدی نوجوانوں کو تنور میں روٹی لگانا سکھائے۔ اور اس کے متعلق مجھے اکتوبر یا نومبر میں رپورٹ مل جانی چاہیئے (انشاء اللہ) کہ کام خیر و خوبی کے ساتھ انجام پا گیا ہے اور

ہمارے تین سو نوجوان

اس قابل ہیں کہ تنور میں روٹی لگا سکیں اس سکیم کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ پوری تفصیل کے ساتھ مجھ سے مشورہ کرنے کے بعد اس سکیم کو بنائیں اور جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اسے کامیاب کریں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اہالیان ربوہ کم و بیش دو اڑھائی ہزار مکانوں میں رہتے ہیں۔ ان دو اڑھائی ہزار مکانوں میں سے

چھ سو ایسے رضاکار مکان چاہئیں

کہ جب ضرورت پیش آئے تو وہ ہمیں ایک سو روٹی توے کی پکا کر دیں۔ توے پر سو روٹی پکانا کوئی بڑا کام نہیں۔ میں نے اس روز (یعنی ۱۰ رجنوری کو) اپنے باورچی کو کہا کہ جتنی روٹیاں زائد پکا سکو پکا دو۔ اور میرا اندازہ ہے کہ اس نے کم و بیش ایک سو روٹیاں صبح کے ناشتہ پر زائد پکا دی تھیں اور روزہ ہم نے لنگر خانہ بھجوا دی تھیں اور سوائے اس کے دوپہر کے کھانے پر پکا دی تھیں جو ہم نے لنگر خانہ میں بھجوائیں۔ ہم نے تو دوپہر کے وقت روٹی نہیں کھائی تھی کیونکہ ہم ایثاراً اس صبح ناشتہ پر بیا ایک چپاتی ہی ہم نے کھائی تھی۔ پس سو روٹی توے پر پکانا کوئی مشکل بات نہیں۔ اگر چھ سو گھر رضاکارانہ خدمت پیش کر دیں تو ضرورت کے وقت ساٹھ ہزار روٹی چند گھنٹوں کے اندر مل سکتی ہے۔

تیسری چیز یہ ہے

کہ فروری کا مہینہ ختم نہ ہو کہ ایک سو لوہ (لوہ ایک بڑے توے کو کہتے ہیں) افسر صاحب جلسہ سالانہ خرید کر مجھے رپورٹ کریں اور اگلے جلسہ پر ایک سو چولہے بھی ضرورت پر کام آنے کے لئے پہلے سے تیار ہوں اور وہاں ایندھن بھی موجود ہونا۔ تا ضرورت پڑے تو ان لوہوں سے کام لیا جا سکے۔

اس سال سیالکوٹ والے احمدی بھائیوں کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ آپ لوہ کا انتظام کریں۔ نانبائیوں کی ضرورت نہیں مجھے ذاتی تجربہ تو نہیں ویسے کہنے میں اور بتانے والوں نے بتایا ہے کہ ایک لوہ پر اگر تین عورتیں روٹیاں پکا رہی ہوں تو وہ ایک بوری آٹا پکا دیتی ہیں (واللہ اعلم) اگر یہ صحیح ہو تو ہمیں سارے جلسہ کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک سو پچاس لوہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس سے زیادہ تنور ہمارے نہیں چلتے۔ لیکن اس سال میں ایک سو لوہ کا انتظام کرانا چاہتا ہوں۔ اور اس کے لئے

چھ سو رضاکار چاہئیں

وقت سے پہلے اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کر دیں اور رجسٹرڈ ہوں۔ میں ان کے نام جماعت

کے لحاظ سے درج ہونے چاہئیں تا ضرورت پڑنے پر وہ روٹیاں پکا سکیں بلکہ سکیم پہلے سے تیار ہو جائے کہ مثلاً چک منگلا سے اتنی عورتیں بوقت ضرورت روٹی پکانے کے لئے تیار ہیں اور یہ تو پہلے ان سے معلوم ہوں۔ یہ نہیں کہ سکیم اسی وقت بنائی جائے۔ جب ضرورت پڑے۔ سکیم پہلے سے تیار ہونی چاہیئے۔ اگر خدانخواستہ ہمیں ضرورت پڑے تو ان بہنوں کو پتہ ہو کہ مثلاً چک نمبر ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸ یا ۱۹ ہمارے لئے ریزرو ہیں وہ وہاں جائیں اور روٹی پکانا شروع کر دیں۔ ۱۰۰ جو ایک وقت میں اور ۲۰۰ دوسرے وقت میں ہمیں ہر لحاظ سے تیار رہنا چاہیئے خدا تعالیٰ نے ہمیں فراست اور عقل اور ہمت دی ہے اور اس لئے دی ہے کہ دنیا یہ دیکھے کہ یہ ایک ایسی قوم ہے جو آزمائش اور امتحان کے وقت ناکام ہونا جانتی ہی نہیں ناکامی اس کی قسمت میں نہیں ہے۔

چوتھی ہدایت میری یہ ہے

کہ ایک چھوٹی سی مشین روٹی پکانے کے لئے اس سال ضرور خرید لی جائے۔ ایسی مشین جس پر ایک وقت میں سات آٹھ ہزار سے لے کر چودہ پندرہ ہزار تک روٹی تیار ہو سکے یہ بڑا اچھوتا یونٹ ہے لیکن ایسی مشین ضرور خریدنی چاہیئے۔ اس پر جتنا خرچ آئے کیا جائے۔ اس میں کچھ دقتیں ضرور تھوڑی گی۔ امپورٹ لائسنس لینا پڑے گا لیکن اگر ہم ابھی کام شروع کر دیں تو جلسہ تک انشاء اللہ ایسی مشین خریدی جا سکتی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور تجربہ ہمیں حاصل ہو جائے تو ایک وقت ایسا بھی آ سکتا ہے کہ ہم ایک کی بجائے تین چار پانچ چھ یا سات مشینیں حسب ضرورت لگا لیں اور ہمیں نانبائیوں کی احتیاج باقی نہ رہے۔ بہرحال اس سال ایک چھوٹا یونٹ اس قسم کی مشین کا لگ جانا چاہیئے۔

پانچویں بات یہ ہے

کہ نانبائیوں کے ٹھیکہ کا جو موجودہ انتظام ہے اس سے بہتر انتظام کا منصوبہ بنا کر افسر صاحب جلسہ سالانہ ایک ماہ کے اندر اندر میرے سامنے رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے اس قسم کی ایمرجنسی کی روک تھام پہلے سے کر دی جائے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ بھی ایک فضل تھا جو جلسہ کے ایام میں ہم پر نازل ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا ایک امتحان لیا اور اپنے فضل اور توفیق سے اس امتحان میں ہمیں کامیاب کیا جس کے نتیجہ میں ہمارے دلوں میں پہلے سے زیادہ بشاشت پیدا ہو گئی اور ہمارے ایمانوں کو تقویت حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے علاوہ

جلسہ کے دنوں میں تقاریر کا ایک سلسلہ ہوتا ہے

تقریروں کے متعلق جماعت بھی دعائیں کرتی ہے۔ اور میں بھی ہر وقت اس فکر میں رہتا ہوں اور دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور دوسرے مقررین کو بھی ایسے رنگ میں تقاریر کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو اور جس کے نتیجہ میں جماعت کے دل تسلی پائیں۔ ایک لاکھ کے قریب احمدی اور دوسرے دوست بڑی قربانی کر کے باہر سے آتے ہیں۔ ان کے دل کو اطمینان اور بشاشت حاصل ہونی چاہیئے اور یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے کہ جس غرض کے لئے ہم یہاں آئے ہیں وہ غرض پوری ہو اور ہمارے کانوں میں اللہ تعالیٰ کی باتیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ایسے رنگ میں پڑیں کہ ہمارے دل ان سے متاثر ہوئے اور ہماری روح نے ان سے روشنی حاصل کی۔ یہ بھی نہ کہنا چاہیئے کہ کسی مقرر نے ہمارے جلسہ کو کامیاب نہیں کرنا۔ جو سمجھتا ہے کہ فلاں شخص کی تقریر اچھی ہوتی ہے اور اس کے بغیر جماعت کے دل تسلی نہیں پکڑ سکتے وہ بت پرست ہے۔ اور مجھے خدا تعالیٰ نے ایک عزم عنایت کر کے اور بڑی ہمت دے کر بت شکن بنایا ہے۔

ایسے بتوں کو توڑنا میرا فرض ہے

اور خدا کی توفیق سے ایسے بت ٹوٹتے ہی رہیں گے۔ اور خدائے واحد و یگانہ کے پرستاروں کا یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ تقریر مقرر نے نہیں کرنی ہمارا ایمان ہے کہ تقریر اللہ تعالیٰ نے کروانی ہے۔ وہ خود ہی مضمون سمجھاتا زبان میں برکت دیتا اور اثر پیدا کرتا اور دلوں کو اثر قبول کرنے کے لئے تیار کرتا ہے۔ کوئی انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اپنی کسی ذاتی خوبی سے اس نے ایسا کیا۔ جو ایسا سمجھتا ہے وہ میرے نزدیک احمق ہے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کے مقررین کو توفیق عطا کی کہ وہ بہترین تقاریر کر سکیں۔ ان کے الفاظ میں تاثیر پیدا کی اور سننے والوں کے دلوں میں اثر قبول کرنے کی توفیق عطا کی۔ اس سلسلہ میں میرے پاس بیسیوں خطوط اور رپورٹیں آئی ہیں کہ زمینداروں نے بھی اور شہری لوگوں نے بھی خاص طور پر جلسہ کی تقاریر سے اثر قبول کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جہاں تک میری تقریروں کا سوال ہے

میں اس وجہ سے بھی پریشان تھا اور بہت دعائیں کر رہا تھا کہ جلسہ سے متصل رمضان تھا اور رمضان کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں ضعف اعصاب اور ضعف دماغ کی تکلیف مجھے شروع ہو گئی تھی ڈاک دیکھنا یا ملاقاتیں کرنا یا جو دوسرے کام جو ہیں وہ تو میں بہرحال کر رہا تھا بلکہ رمضان میں روزے کی وجہ سے بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔ جو دوسرے دنوں میں کھانے پینے پر خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے آدمی زیادہ وقت تلاوت یا کتب پڑھنے یا دعائیں کرنے یا عبادات بجالانے یا ملاقاتیں کرنے یا خطوط پڑھنے۔ ان میں سے بعضوں پر دستخط کرنے اور نوٹ لکھنے وغیرہ وغیرہ میں خرچ کر سکتا ہے۔ چنانچہ میں یہ سارے کام رمضان کے دنوں میں بھی کرتا رہا۔ ماہ رمضان میں تو میری عادت یہ تھی کہ میں صبح کام پر بیٹھتا ہوں پھر نماز کے لئے اٹھتا ہوں نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر دفتر میں بیٹھ جاتا ہوں اور مغرب کی اذان تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ روزہ کھلنے کا وقت ہوا تو دفتر سے گیا۔ روزہ کھولا۔ پھر تھوڑا سا آرام کیا۔ اس کے بعد پھر کام شروع کر دیا۔

بعض دفعہ میں ۱۲ بجے رات تک کام کرتا رہتا ہوں

لیکن میں نے محسوس کیا کہ میرے اعصاب میں بھی ضعف پیدا ہو گیا ہے اور ضعف دماغ کی بھی مجھے شکایت ہو گئی ہے۔ اور مجھے یہ فکر پیدا ہوئی کہ اس ضعف کی حالت میں میں جلسہ کی ذمہ داریوں کو کیسے نباہوں گا اور میں نے کیا نباہنا تھا۔ عاجزانہ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ سے ہی توفیق چاہی اور اپنی رحمت بے پایاں سے اس نے توفیق عطا کی۔ ہزار ہا وہ دوست بھی جلسہ میں شریک ہوتے ہیں جن کا ابھی ہماری جماعت سے تعلق نہیں۔ اس سال ایسے دوست بھی بہت کثرت سے آئے۔ سرگودھا کے ایک غیر احمدی دوست اپنے ایک احمدی دوست کو ملے اور کہنے لگے کہ سرگودھا کے ہر شخص کو جسے میں جانتا ہوں۔ میں نے جلسہ پر دیکھا ہے۔ پس بڑی کثرت سے سرگودھا۔ لائل پور اور دوسری جگہوں سے دوست آئے۔ انہوں نے جلسہ سے جو اثر لیا اور اس کے متعلق جو اظہار کیا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ ان کی بہت سی غلط فہمیاں اللہ تعالیٰ نے دور کر دیں اور بڑے ہی متاثر ہو کر وہ یہاں سے گئے۔ یہ لوگ دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں دعا کرنی چاہیئے کہ دنیا کی دلدل سے اللہ تعالیٰ ان کی نجات کے سامان پیدا کرے اور وہ غلبۂ اسلام کی اس عظیم مہم میں حصہ لینے لگیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جاری کی ہے۔

جلسہ کی تقریر کے وقت بھی میں سارے مجمع پر نظر رکھتا ہوں:

مجھے سوائے بشاشت اور سیری کے جذبات کے اور کچھ نظر نہیں آیا

محبت کا جو اظہار جماعت کرتی ہے وہ تو بیان نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا شکریہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ

شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے

اس کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

ویسے تو یہ دو مصرعے اوپر نیچے ہی ہیں لیکن ایک دن میری زبان پر اسی ترتیب سے آئے تھے اس لئے میں اسی ترتیب سے بولتا ہوں

شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے

تو ہر ساعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو ہم نے یہاں نازل ہوتے دیکھا صرف ربوہ ہی میں نہیں ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے اسلام کے حق میں ایسے سامان پیدا کر رہے تھے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کا انتشار صرف یہیں نہیں بلکہ ساری دنیا میں ہی نزولِ رحمت ہوتا ہمیں نظر آتا ہے میں ایک خط کے بعض اقتباسات آپ کو پڑھ کر سناؤں گا۔ جلسہ کے عین اختتام پر

امام کمال یوسف کی تار

آئی تھی کہ وہاں بعض پادری مخالفانہ مضمون بھی لکھ رہے ہیں۔ اب دو روز ہوئے مجھے ان کا خط ملا۔ اس کے اقتباسات میں اس لئے پڑھ کے سنانا چاہتا ہوں کہ دوست اس بات کو بھی جانیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کس قسم کے فضل نازل کر رہا ہے اور یہ کہ ان فضلوں کا تعلق صرف ہمارے ملک سے یا ہمارے خاندانوں

ماحول یا ہمارے شہروں سے نہیں بلکہ ساری دنیا سے ان کا تعلق ہے اور اس رنگ میں وہ فضل نازل ہو رہے ہیں کہ ہماری جبین نیاز اور بھی اس کے سامنے جھک جاتی ہے کہ جس چیز کی ہمیں ذرا بھی طاقت نہیں جس کے متعلق ہم وہم بھی نہیں کر سکتے کہ ہم اپنی طاقت سے یہ چیز کر سکتے ہیں اللہ تعالےٰ اپنی قدرت نمائی سے وہ باتیں ظاہر کر رہا ہے۔ یہ انہیں جنوری کا لکھا ہوا خط ہے۔ امام کمال یوسف لکھتے ہیں کہ

"جس پادری نے ہمارے خلاف مضامین لکھے تھے اس اخبار میں ایک ایڈیٹوریل۔ سات مختلف مضامین پادری کے خلاف اور ہمارے حق میں چھپے ہیں اور بہت سے خطوط بھی) ایک خط سات دستخطوں سے چھپا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر پادری کی رائے اسلام کے خلاف اس کی ذاتی نہیں بلکہ اس کے چرچ کی رائے ہے تو ہم سات آدمی چرچ سے علیحدہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں"۔ ایک نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کے اخلاق ہم سے زیادہ بلند ہیں اس لئے پادری کا ایسا لکھنا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بڑی گری ہوئی بات ہے۔

" اور ایک خط کی سرخی ہے" تعصب"۔ ایک خط کی سرخی ہے کہ میں بحیثیت عیسائی ایسے پادری کی وجہ سے سخت نادم ہوں"۔

" ایک نے لکھا ہے کہ پادری کا یہ کہنا کہ وہ اسلام تلوار سے پھیلا اس کی اپنی تاریخ سے ناواقفی کی علامت ہے"۔

ایڈیٹوریل کی سرخی ہے" دیا ڈوور (وہ علاقہ جہاں ہماری مسجد ہے) میں مذہبی جنگ" آج کا اخبار بھرا ہوا ہے۔ اس علاقہ کے طلباء نے کثرت سے مسجد میں آنا شروع کر دیا ہے۔ آج بھی ایک کلاس جمعہ کے وقت آ رہی ہے۔ تقاریر کے لئے بھی کئی جگہ مدعو کیا گیا ہوں۔

خط ختم کرنے کے بعد انہوں نے نوٹ دیا ہے۔

ابھی ایک اور اخبار کا فون بھی آیا ہے۔ بڑا مشہور اخبار ہے۔ وہ غالباً اس پادری کے خلاف مضمون لکھ رہا ہے۔ شاید راستے ہموار کر کے اس کو چرچ سے استعفیٰ دینے پر مجبور کرے کہ تو نے کیوں اس قسم کا مضمون اسلام کے خلاف اور نبی اکرم کے خلاف لکھا"۔

اب دیکھو اگر خدا، ان عیسائیوں کے دلوں میں ان خیالات کا پیدا ہونا اور جرأت کے ساتھ ان کا اظہار کرنا اور اسی اخبار کا جس میں اسلام کے خلاف اس پادری کا مضمون شائع ہوا تھا۔ ان خیالات کو شائع کرا دینا اور خود ایڈیٹوریل اس کے خلاف لکھنا یہ ایسی باتیں نہیں جو کہ ہم اور آپ کر سکیں

اللہ تعالےٰ نے آسمان سے فرشتوں کو نازل کیا

اور ان دلوں میں ایک تبدیلی پیدا کی اور ایک جرأت پیدا کی اور انہیں توفیق دی کہ جرأت سے ان خیالات کا اظہار اور جرأت سے ان خیالات کو شائع کریں۔

اس سے پہلے (جلسہ سے چند دن پہلے) ہمارے آنریری مبلغ میڈیسن صاحب نے ایک خط کے ذریعہ یہ اطلاع دی تھی (ایک خط تو میں نے جلسہ کے دنوں میں سنایا تھا وہ تو اللہ تعالےٰ کا ایک معجزہ ہے۔ ایک اور خط میں انہوں نے لکھا، کہ اب پیپلز چرچ آف ڈنمارک کے اراکین بھی مسجد میں آتے ہیں تو ہمارے ساتھ شریک ہو کر نماز پڑھتے ہیں وہ ابھی مسلمان تو نہیں ہوئے مگر اتنے قریب آ گئے ہیں (اللہ تعالےٰ انہیں توفیق دے اور وہ اسلام کو شناخت کریں) اس وقت عیسائیت تعصب کے انتہائی مظاہرے کرے گی کیونکہ وہ اسلام کے بڑھتے ہوئے غلبہ سے خائف ہو گئی ہے لیکن تعصب کے ان مظاہروں میں فتح اسی کو ہو گی جس کی فتح کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے دی اسلام کا غلبہ مقدر ہو چکا ہے اس غلبہ کے ظہور کے لئے ہم پر بھی اللہ تعالےٰ نے بہت سی ذمہ داریاں عائد کی ہیں ان ذمہ داریوں کو نباہنا ہمارا کام ہے۔ سب سے پہلی اور سب سے اہم ذمہ داری تو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کی حمد سے ہر وقت اپنی زندگی کو معمور رکھیں اور اس کے شکرگزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے لمحات کو گزاریں اور دوسری بنیادی اور اصولی ذمہ داری یہ ہے کہ ہر وہ قربانی جس کا وقت اور زمانہ ہم سے مطالبہ کرے ہم بشاشت کے ساتھ اپنے رب کے حضور پیش کر دیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(الفضل ۶۸-۲-۲)

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

احباب جماعت توجہ فرمائیں!

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات پورا کرنے کے لئے قادیان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے "مدرسہ احمدیہ" جاری ہے۔ خدا کے فضل سے اس دینی درسگاہ نے قابل قدر خدمت سر انجام دی ہے۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمات سلسلہ کے پیش نظر مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کے لئے مرکز میں بھجوائیں۔ پہلی جماعت کا داخلہ عنقریب شروع ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں داخلہ فارم نظارت ہذا سے ۵ مارچ ۱۹۶۸ء تک حاصل کر کے مکمل خانہ پری کے بعد یکم اپریل ۱۹۶۸ء تک نظارت ہذا کو پہنچ جانا چاہیئے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور قابل توجہ ہیں:-

۱- بچہ کی تعلیم کم از کم مڈل (آٹھ سٹینڈرڈ) تک ہونی لازمی ہے۔

۲- بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

۳- نیز قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے امسال سات وظائف بھی مقرر ہیں جو طالب علم کی ذہنی و اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب تاریخ مقررہ تک فارم داخلہ پر کر کے نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں۔

۲- حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی جاری ہے۔ اس کلاس میں بھی اس سال موزوں طلباء لئے جائیں گے۔ حافظ کلاس میں داخل ہونے والا بچہ ذہین ہو۔ قرآن کریم ناظرہ بخوبی جانتا ہو۔ دس بارہ سال سے عمر متجاوز نہ ہو۔ ہونہار اور مستحق طلباء کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وظیفہ بھی دیا جا سکے گا۔ خواہشمند احباب فوری طور پر توجہ فرمائیں اور دفتر کو اطلاع بخشیں۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواستہائے دعا

۱- میرے خسر مولوی سید محمد محسن صاحب کٹکی ان دنوں فالج کے حملہ سے سخت علیل ہیں۔ احباب جماعت۔ درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فضل سے جلد صحت دے۔ اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعا خاکسار مقبول احمد از جمشید پور

۲- جماعت احمدیہ کلکتہ کے ایک نو مبائع مخلص احمدی مکرم میاں محمد ادریس صاحب دو ہفتہ سے دل کے حملہ سے صاحب فراش ہیں۔ بلڈ پریشر کی بھی شکایت ہے۔ ڈاکٹروں نے علاج معالجہ کے علاوہ آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احباب کرام اپنے بھائی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حامی و ناصر ہو۔ اور پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔

خاکسار شریف احمد انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

۳- مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت راولپنڈی کا بندش پیشاب کا ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ ان کی اہلیہ کی آنکھوں کا بھی اپریشن ہونے والا ہے۔ وہ لمبا عرصہ سے قریباً محروم ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین

مؤلف اصحاب احمد قادیان

اسلامی تعلیم اس زمانہ میں نہ صرف قابل عمل بلکہ نہایت ضروری ہے

(بقیہ صفحہ اول)

بیان کیا ہے کہ اگر موجودہ زمانہ میں محمد صلعم جیسا کوئی شخص ڈکٹیٹر یا آمر بن جائے تو وہ ہمارے زمانہ کی مشکلات کا ایسا حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیگا جسکے نتیجہ میں حقیقی مسرت اور امن حاصل ہو جائے گا۔

نیز لکھا کہ

"اب یورپ محمد صلعم کے مذہب کو سمجھنے لگا ہے اور آئندہ صدی میں یورپ اس بات کو اور زیادہ تسلیم کرلے گا کہ اسلام کے اصول ہی اس کی الجھنوں کو حل کر سکتے ہیں۔ میری پیشگوئی کو ان حقائق کے ماتحت سمجھنا چاہیئے۔ موجودہ وقت میں بھی میری قوم کے اور یورپ کے کئی لوگ اسلام اختیار کر چکے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کے اسلامی بننے کا آغاز ہو چکا ہے۔ سچ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ؎

آ رہا ہے اسطرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

۲۔ ہندوستان میں آزادی کے علمبردار مہاتما گاندھی جی فرماتے ہیں:۔

(اردو ترجمہ)

"اسلام جھوٹا مذہب نہیں ہے۔ اس میں ترقی اور شوکت کے زمانہ میں بھی عدم رواداری نہ تھی۔ بلکہ یہ مذہب تمام دنیا کی نگاہ میں قابل تعریف تھا جب مغرب ظلم و جہالت کی اتھاہ پستیوں میں گرا ہوا تھا۔ مشرقی آسمان پر ایک ستارہ اسلام طلوع ہوا۔ جس نے مصیبت زدہ دنیا کو روشنی اور آرام دیا۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ احترام سے اس کا مطالعہ کریں۔ وہ اسی طرح اس سے محبت کرنے لگیں گے جس طرح میں کرتا ہوں۔"

۳۔ راما کرشن مشن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتاب "The Cultural Heritage of India" کے صفحہ ۳۵۲ پر مرقوم ہے:۔

(اردو ترجمہ)

"کہ اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اسلام نے دنیا کی تہذیب اور تمدن اور علمی ترقی میں گراںبہا خدمات انجام دی ہیں گو اس روشنی کے زمانہ میں بھی اس حقیقت کا اعتراف ذرا دبی زبان اور ہچکچاہٹ سے کیا جاتا ہے۔"

۴۔ مسٹر گب نے اپنی کتاب "Whither Islam" میں لکھا ہے:۔

"اسلام کے سامنے نسل انسانی کی خدمت کا ایک بڑا بھاری کام ہے۔ اس کے اندر وہ عظیم الشان روایات ہیں جو قوموں میں باہمی سمجھوتہ اور اتحاد پیدا کر سکتی ہیں۔ نسل انسانی کی مختلف اور متضاد قوموں کے اندر اتحاد پیدا کرنے میں جو کامیابی اسلام کو حاصل ہوئی ہے اس کی نظیر کسی دوسری جگہ پائی نہیں جاتی ...... ہاں اسلام میں اب بھی یہ طاقت ہے کہ قومیت اور روایات کے ایسے پراگندہ افراد کو جو باہم ملنے کے قابل نظر نہیں آتے۔ اکٹھا کر دے۔"

اسلام کی تعلیمات دائمی اور محفوظ ہیں

چونکہ قرآن مجید کی تعلیمات سب زمانوں کے لئے ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اسے ہر قسم کی تحریف اور تغیر سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ ارشاد خداوندی

(۱) انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (الحجر)

(۲) فیھا کتب قیمۃ (البینۃ)

(۳) لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه (حم سجدہ)

کہ ہم نے اس قرآن مجید کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے کیونکہ اس میں ایسی تعلیمات ہیں جو مستقل۔ دائمی اور قائم رہنے والی ہیں۔ اب باطل اس کے آگے پیچھے ذکر ان کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ قرآن مجید بالکل اُسی طرح محفوظ ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ مخالفین اسلام بھی پوری تحقیق و تدقیق کے بعد اس امر کا اقرار کرنے پر مجبور ہیں چنانچہ

۱۔ سر ولیم میور اپنی مشہور کتاب "Life of Mohammed" میں لکھتے ہیں:۔

"There is otherwise every security, internal & external that we possess that text which Mohammed himself gave forth and used"

ہر قسم کی اندرونی و بیرونی شہادت سے ثابت ہے کہ جو قرآن مجید ہمارے ہاتھ میں ہے وہ بعینہٖ وہی قرآن کریم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے پیش کیا اور جسے آپ استعمال فرماتے تھے۔

اسی طرح ایک جرمن مستشرق ولیم نولڈکے رقمطراز ہیں:۔

"The efforts of its European scholars to prove the ... of later interpolations in the Quran have failed"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیر لفظ قرآن)

کہ مغربی محققین کی تمام کوششیں کہ وہ قرآن مجید میں کوئی تحریف ثابت کر سکیں۔ بالکل ناکام ہو گئی ہیں۔

مخالفین اسلام کے ان اعترافات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر قرآن مجید کے بالمقابل دوسری کتابوں پر نظر کی جائے۔ تو ان کی غیر محفوظیت ایک منہ بولتی حقیقت ہے۔ نہ کتابوں کی زبانیں محفوظ ہیں نہ اُن کی عبارتیں اذہان میں یاد رہ سکتی ہیں یعنی انداز بیان ہی ایسا نہیں۔ نہ عملاً اُن کی حفاظت ہوئی۔ الانجیل کے متعلق تو آئے سال ہر ایڈیشن میں بدلتے رہتے ہیں۔ یہ گویا خود اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے کہ سابقہ کتب اپنا زمانہ گذار چکی ہیں۔ اب قرآن مجید کا ہی دور ہے۔ جو زندہ اور محفوظ کتاب کی حیثیت سے قائم و دائم ہے۔ یہ مجید کا ہی طرۂ امتیاز ہے کہ وہ ہر تغیر و تبدل سے محفوظ ہے۔ اس لئے کہ یہ دائمی اور مستقل قابل عمل شریعت ہے۔ قرآنی ارشاد "فیھا کتب قیمۃ" میں اسی حقیقت کو پیش فرمایا گیا ہے۔ کہ تمام وہ اصولی باتیں جو اب دنیا میں قائم رکھی جانے کے قابل ہیں وہ اس قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں۔ (باقی)

منظوری ممبران وقف جدید

۱۹۶۲ء کے لئے حسب ذیل ممبران مجلس وقف جدید قادیان کی منظوری حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

(۱) خاکسار مرزا وسیم احمد انچارج وقف جدید۔
(۲) حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل
(۳) محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔
(۴) " مولوی بی عبد اللہ صاحب پینگاڈی۔
(۵) " سیٹھ محمد یوسف احمد الہ دین صاحب
(۶) " سید اختر احمد صاحب اورینوی۔

شکرانہ اور اعانت بدر

عزیزم محمد ساجد قریشی شاہجہانپوری ابن قریشی محمد صادق صاحب بی۔اے سیکرٹری مال شاہجہانپور امتحان کیمیکل انجینیئرنگ کے تیسرے سمسٹر میں فسٹ پوزیشن حاصل کرتے ہوئے کامیاب ہونے کی خوشی میں مبلغ ۱/- روپیہ بدر کی اعانت کے لئے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید کامیابیوں کی شاہراہوں پر گامزن فرمائے۔ آمین۔

خاکسار اسلم قریشی

ولادت | مورخہ ۸/۲ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد دین درویش ۳۱۳ کارکن دفتر بدر قادیان

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء قادیان

قدرتی نشانات کے ذریعہ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت

از مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

(۱)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
(مسیح موعودؑ)

مادیت کے موجودہ دور میں انسان خدا سے بے حد بیگانہ ہو گیا ہے۔ اور اس مادیت کا اتنا خطرناک اثر پڑا ہے کہ دنیا کا ایک حصہ برملا خدا تعالیٰ کی ہستی کا منکر ہو گیا ہے۔ اور ان کے علاوہ جو لوگ خدا تعالیٰ کو ماننے کے مدعی ہیں ان کا یہ ایمان محض رسمی ہو کر رہ گیا ہے۔

اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ جملہ مذاہب اور بانیانِ مذاہب نے یہ تعلیم دی کہ اس کائنات عالم کی پیدا کرنے والی ایک ہستی ہے۔ مذہبی کتابوں میں سے بعض محرّف و مبدّل بھی ہو چکی ہیں تاہم ایک خدا کی ہستی کا تصور ان کے اندر بھی پایا جاتا ہے۔

اہلِ ہنود میں وید سب سے پرانی کتابیں مانی جاتی ہیں۔ ان کے اندر اب بھی خدا کا تصور موجود ہے۔ جیسا کہ یجروید میں لکھا ہے :

हिरण्यगर्भः समवर्तताग्रे
भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां
कस्मै देवाय हविषा विधेम

ترجمہ :- جس پر ماتما تو ... میں تمام لوک پرکاشمان سمائے ہوئے ہیں۔ وہی سب سے پہلے موجود سب کا ایک ہی مالک ہے۔ وہ اپنی ... چمکدار یا غیر چمکدار سب لوگوں کو ... دھارن کر رہا ہے۔ اس سکھ سوروپ مختلف خوبیوں سے مزین خدا کے لئے ہم شردھا سے بھگتی کرتے ہیں۔

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति।
भ्रामयन्सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया॥
तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत।
तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं
प्राप्स्यसि शाश्वतम्॥

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۶۴ منتر ۴۶)

وہ پرماتما ایک ہی ہے گیانی لوگ اسی کا بیان متعدد ناموں سے کرتے ہیں۔ اسی کو اگنی - یتر - ورن - اندر - سوپرن - گرتمان - یم - ... شوا کہتے ہیں۔

کرشن جی مہاراج جن کو بھارت کا ایک بہت بڑا حصہ عزت کے ساتھ یاد کرتا ہے فرماتے ہیں :

इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो
दिव्यः स सुपर्णो गरुत्मान्
एकं सद् विप्रा बहुधा वदन्ति
अग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः

(گیتا ادھیائے ۱۸ شلوک ۶۱-۶۲)

ترجمہ :- شریر روپی یتر میں چڑھے ہوئے سب پرانیوں کو پرمیشور اپنی مایا سے بھرماتا ہوا سب پرانیوں کے ہردے میں استھت ہے۔ اس لئے اے ارجن سب پرکار سے اس پرماتما کی شرن (پناہ) حاصل کرو۔ اس پرماتما کی کرپا سے ہی پرم شانتی کو حاصل کرو گے۔

اس میں شک نہیں کہ آج عام ہندو جن میں بیشتر حصہ تعلیم یافتہ نہیں حضرت کرشن جی مہاراج کو خدا کے مجسم سمجھتے ہیں۔ مگر یہ ایسے ہی خیال ہے جیسے کہ آجکل عیسائیوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا یا خدا کے بیٹے تھے۔ لیکن جس طرح انجیلوں پر غور کرنے سے ایک سمجھدار غیر متعصب انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری خدا نہ تھے بلکہ ایک برگزیدہ انسان نبی و رسول تھے۔ اسی طرح ہندوؤں کی مقدس کتابوں پورانوں مہابھارت۔ اور گیتا پر نظر غائر ڈالنے سے یہ بات صاف معلوم ہو جاتی ہے کہ حضرت کرشن علیہ السلام خدا نہ تھے بلکہ خدا کے ایک پیارے برگزیدہ انسان اوتار، نبی و رسول تھے۔

رسالہ کلیان گورکھپور کے کرشن نمبر میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت کرشن کو عبادت کرتے دیکھ کر نارد منی کے دل میں یہ خیال اُٹھا کہ یہ کرشن کس کی (عبادت) کرتے ہیں اور ان کے لئے تپسیا کیسی - نارد منی نے رفع شک کے لئے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم لوگوں کا ایک مول پرش ہے (مبداء حقیقی) اور ہے ہم انہیں کا دھیان کرتے ہیں جو تمام مخلوق کے اندر نہ نظر آنے والا قائم ہے جو ان سب سے بالا اور بہت ہی مشکل سے جانا جاتا ہے۔

(رسالہ کلیان کرشن نمبر ...)

قرآن مجید نے تو یہ حقیقت واضح کی ہے کہ دنیا میں جو بھی نبی آیا ہے اس نے ایک خدا کی ہی تعلیم دی۔

جیساکہ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ۔ (سورۃ نحل ع ۵)

ترجمہ :- ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا اور (اس نے یہ تعلیم دی) کہ اللہ کی عبادت کرو اور ہر سرکش اور حد سے بڑھنے والے سے کنارہ کش رہو (ان ... میں سے بعض تو اچھے ثابت ہوئے) اللہ نے ان کو ہدایت دی۔ اور بعض ایسے ہیں کہ ان پر ہلاکت واجب ہو گئی پس تم (تمام) ملک بھر میں پھرو ... دیکھو کہ انبیاء کو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا تھا۔

اور اسلام نے نہایت ہی وضاحت کے ساتھ ایک خدا اور اس کی صفات بیان کی ہیں جیسا کہ فرمایا :-

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ

یعنی تمہارا ایک خدا ہے جو رب ہے یعنی تمہاری ہر قسم کی ترقی اور بہبودی کا سامان مہیا کر کے تمہیں اعلیٰ مقام تک پہنچاتا ہے۔ وہ خدا رحمان ہے جو تمہاری حقیقی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے خود تمہارے لئے ان ضروریات کو مہیا کرتا ہے۔ وہ خدا رحیم ہے جو تمہاری کوششوں کا بہترین ثمرہ پیدا کرتا ہے۔ اور کسی کوشش کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اسی طرح اسلام کہتا ہے تمہارا ایک خدا ہے جو ... یوم الدین ہے۔ یعنی تمہارے اعمال کی جزا اور سزا مترتب کرتا ہے اور جیسے کوئی شخص خطوط مستقیم پر چلتا ہے تو اسے غلط طریق کے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح اسلام کہتا ہے۔ وہ خدا قدیر ہے۔ یعنی کوئی کام اس کی قدرت سے باہر نہیں۔ وہ خدا سمیع ہے۔ ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ وہ خدا علیم ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ خدا ناصر ہے یعنی تمہاری فرد ... کے وقت اور تمہاری تکلیفوں کے وقت وہ تمہاری نصرت اور مدد فرماتا ہے بشرطیکہ اس سے سچا تعلق قائم ہو۔ اسلام کہتا ہے وہ خدا متکلم ہے وہ اپنے سے تعلق رکھنے والوں کو اپنی ہمکلامی کا شرف عطا کرتا ہے۔ اور گو اوجہ لطیف ہونے کے وہ ان مادی آنکھوں سے نظر نہیں آتا لیکن جو لوگ اس کے عشق کی آگ اپنے سینوں میں رکھتے ہیں ان پر وہ اپنے محبت کلام کا چھینٹا ڈالتا ہے۔

لیکن اتنی واضح تعلیم کے باوجود جب دہریوں اور فلسفیوں نے خدا کی ذات پر حملے شروع کئے۔ تو ہر مذہب والے ان حملوں کا مناسب جواب نہ دے سکے۔ کیونکہ گو ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک خدا موجود ہے لیکن یہ کہ فی الحقیقت وہ وجود بھی ہے اس کا انہیں یقین نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے دل ایمان سے اس طرح خالی ہیں جس طرح ایک اجڑا ہوا مکان مکینوں سے خالی ہوتا ہے۔ اور یہ بات کسی خاص قوم اور مذہب کے لوگوں میں نہیں پائی جاتی بلکہ تمام مذاہب اور تمام دنیا کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ کیا مسلمان سکھ - عیسائی - یہودی - ہندو - بدھ - زرتشتی - پارسی غرضیکہ سب کے اندر یہ زہر سرایت کر چکا ہے، اور مادیت کی گرم ہواؤں نے دنیا کے ہر چمنستان ایمان کو جلا کر خاک کر دیا ہے۔ مادیت کی ان گرم ہواؤں اور دہریت کے ان زہریلے اثرات کو آج وہی شخص دور کر سکتا ہے۔ جس کا اس خدا سے تعلق ہو۔ چنانچہ اس دہریت کے طوفان میں ایک شخص سرزمین قادیان میں اُٹھا جس نے کہا کہ

میرا اس قادر و توانا خدا سے تعلق ہے۔ اور وہ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو خدا کی ذات کا منکر ہے اس کو اس ذات حقیقی کا پتہ دینے کے لئے میں تیار ہوں۔

آپ نے خدا سے انکار کرنے والوں کو بتایا کہ خدا کے بارہ میں تحقیق کرنے کا صحیح ذریعہ یہ ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

جہاں تک خدا کے متعلق تحقیق کرنے کا

سوال ہے۔ ایک فلسفی بھی تحقیق کرتا ہے۔ اور ایک سالک بھی۔ (یعنی اس رستے پر چلنے والا شخص جس سے خدا سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے) اور ان دونوں کا مقصود اس لحاظ سے ایک ہے کہ وہ خدا کی ذات کا پتہ لگانا چاہتے ہیں۔ لیکن دونوں کی نیتوں میں فرق ہے۔ فلسفی تو اس لئے تحقیق کرتا ہے کہ اپنی عقل کی مدد سے یہ پتہ لگائے کہ کوئی وجود اس کارخانۂ عالم کا بنانے والا ہے یا نہیں۔ اور پھر جس نتیجہ پر پہنچے اسے اپنی علمی معلومات کے خزانہ میں جمع کردے۔ جس اسے اس سے غرض نہیں کہ اگر خدا ہے تو اس کی کیا صفات ہیں اور اس کا بندوں کے ساتھ کیا تعلق ہے اور بندوں کا اس سے کیا تعلق ہے۔ دوسری طرف سالک ہے جو خدا کے لئے سرگرداں ہے۔ اس سے تعلق کا خواہشمند ہے۔ اس کے قرب اور دوستی کا شائق ہے۔ اور سچی تڑپ کے ساتھ اس کی تلاش کرتا ہے۔ ان دونوں کی تلاش ایک رنگ کی نہیں ہو سکتی۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ ماں کا دودھ پستانوں میں اس طرح نہیں اترتا کہ بچہ معقول اور سنجیدہ صورت بنا کر ماں سے یہ اظہار کرے کہ امی میں تیرا دودھ دیکھنا چاہتا ہوں وہ میری خوراک بن سکتا ہے یا نہیں بلکہ دودھ اس طرح اترتا ہے کہ بچہ جب بھوک سے روتا اور بلبلاتا ہے۔ تو اس وقت ماں اگر روکنا بھی چاہے تو نہیں رک سکتی۔ بے اختیار ہو کر اس کے پستانوں سے دودھ بہنے لگ جاتا ہے پس خدا بھی فلسفی پر اپنا چہرہ ظاہر نہیں کرتا بلکہ اس سے دُور بھاگتا ہے۔ کیونکہ وہ فلاسفروں کے تخیلات کا کھلونا نہیں بننا چاہتا۔ مگر سالک کے پاس خدا خود آتا ہے۔ کیونکہ وہ ماں سے بھی زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ جب وہ خدا دیکھتا ہے کہ ہم سچی تڑپ کے ساتھ اس تک پہنچنا چاہتے ہیں تو وہ ہمارے قریب آتا ہے۔

اس زمانہ میں جس پاک وجود نے راہ سلوک طے کر کے خدا سے تعلق قائم کیا۔ یعنی سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام وہ فرماتے ہیں سے

کوئی راہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
طے کریں جو راہ یہ ہزاروں دشت خار
اسکے پانے کا یہی اے دوستو اک راز ہے
کیمیا ہے جس سے ہاتھ آجائیگا زر بے شمار
تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو نہ ہونا سست اس میں زینہار

ہے یہی اک آگ تا تم کو بچائے آگ سے
ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار
اس سے خود آکر ملے گا تم سے وہ یار ازل
اس سے تم عرفان حق سے پہنو گے پھولوں کے ہار

پھر فرماتے ہیں:۔

فلسفی کز عقل مے جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خرد ہا آں رہ پنہان تو

فلسفی جو محض عقل کے ذریعہ تجھے پانا چاہتا ہے۔ وہ یقیناً دیوانہ ہے۔ کیونکہ تیری پوشیدہ راہیں عقل و خرد کی پہنچ سے بہت دور واقع ہوئی ہیں۔

(باقی)

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں

۱۔ مورخہ ۱۹ فروری کا جمعہ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے پڑھایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/۱ پڑھ کر سنایا۔

۲۔ اسی روز بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ مجلس تعلیم البیان کا ہفتہ وار جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب مکرم حکیم محمد سعید صاحب مکرم جمیل احمد صاحب امروہی نے تقاریر کیں۔

۳۔ ہفتہ زیر رپورٹ میں موسم خوشگوار رہا۔ کل اور پرسوں دو روز خوب دھوپ رہی مگر آج رات سے پھر مطلع ابر آلود رہا اور بعد نماز عصر معمولی ترشح بھی ہوا۔

دعا ہائے مغفرت

۱۔ افسوس ہمارے چچی جان یعنی اہلیہ مولوی ملک عبدالعزیز صاحب مرحوم موضع آڑہا ضلع مونگھیر کا انتقال مورخہ ۲۵ رجنوری ۱۹۶۸ء کو مقام آڑہا میں اچانک ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کا نماز جنازہ غائب پڑھیں اور مغفرت کے لئے دعائے خیر کریں۔

خاکسار شریف احمد آڑہا ضلع مونگھیر

۲۔ خاکسار کی والدہ ماجدہ بتاریخ ۶۷/۱۱/۲۹ وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام مرحومہ کی مغفرت کے لئے مؤدبانہ درخواست ہے

خاکسار

عبدالغفار نون سیکرٹری مال

انجمن احمدیہ شورت کشمیر

ہفتہ تحریک جدید برائے حصول وعدہ جات منائیے!

(۱ تا ۷ مارچ ۱۹۶۸ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یکم نومبر کو تحریک جدید کے سال نو کا آغاز ہو چکا ہے لیکن ایک سہ ماہی گذر نے پر بھی ابھی تمام جماعتوں کے وعدے موصول نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے کے لئے بہت زیادہ کوشش ضروری ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۱ تا ۷ مارچ حصول وعدہ جات کے لئے ہفتہ منایا جائے۔ چنانچہ اس ہفتہ میں خاص طور پر مندرجہ ذیل طریق پر عمل فرمایا جائے:۔

۱۔ جلسہ کر کے احباب پر تحریک جدید کی الہامی تحریک کی اہمیت واضح کی جائے۔ کہ کن حالات میں جاری ہوئی۔ اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی اور اشاعت احمدیت کے لئے اسے معجزانہ رنگ میں نوازا۔ (اس بارہ میں "مطالبات تحریک جدید" کتاب سے استفادہ کیا جا سکتا ہے جو ہر جماعت میں موجود ہے)

۲۔ خدام وغیرہ پر مشتمل ایک وفد مقرر کر کے مجاہدین کو اضافہ چندہ کی تحریک کی جائے۔ اور جو احباب مجاہدین میں شامل نہیں بھی شامل فرمایا جائے۔ اور صاحب توفیق احباب کو اپنے اہل و عیال کی طرف سے وعدے لکھوانے کی تلقین کی جائے۔ خصوصاً دفتر سوم کو مضبوط کرنا ضروری ہے۔ جس کا آغاز یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے ہوا ہے اور اب اس کا تیسرا سال شروع ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں۔ کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا۔ بلکہ کم از کم ایک آدمی ایسا فرد تیار کرے گا۔ جو ... حصہ لے اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں ... (اسی طرح) یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اس روپیہ سے تبلیغ اسلام کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے۔" (الفضل ۶۶/۱۱/۱۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کی ناچیز مساعی کو بے حد بابرکت کرے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مکرم حکیم محمد رمضان صاحب کا انتقال

مکرم حکیم محمد رمضان صاحب بعمر چھیاسی سال بمقام تلاکور ضلع انبالہ بتاریخ ۲ فروری بیعت انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ آپ نیک۔ پابند صوم صلوٰۃ اور سلسلہ کے مخلص بزرگ تھے۔ آپ کی دو بچیاں اور نواسی قادیان میں بیاہی ہوئی ہیں۔ آپ کو اسی گاؤں میں دفن کیا گیا۔ وہاں آپ نصف صدی سے مقیم تھے اور صرف آپ ہی کا خاندان تقسیم ملک کے بعد وہاں احمدی تھا۔ اب وہاں آپ کا ایک بچہ بشارت احمد اور ایک شادی شدہ بچی مع خاوند باقی ہیں۔ احباب ان کی مغفرت و رفع درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار قریشی عبداحمد درویش قادیان

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آخری آرامگاہ سرینگر (کشمیر) میں ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکشاف اور ہندوستانی اخبارات

از مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ

کاسرِ صلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی دلائل۔ تاریخی شواہد اور اناجیل کے حوالہ جات پیش کرکے یہ انکشاف فرمایا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ زندہ اتارے گئے تھے۔ اور بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش میں ہندوستان تشریف لے آئے تھے۔ یہاں پر ہی انکی زندگی کا آخری حصہ گذرا اور کشمیر کی سرزمین میں رَاٰوِیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ (؟) کے ارشادِ الٰہی کے ماتحت ان کی وفات ہوئی اور سرینگر محلہ خانیار کا مقبرہ ان کی آخری آرامگاہ ہے۔

اخبار روزانہ اجیت جالندھر نے حال ہی میں لکھا ہے کہ:۔

"سرینگر میں ایک مقبرہ موجود ہے اور احمدیہ فرقہ کے بانی (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسے حضرت مسیح کی قبر بیان کرگئے ہیں۔ احمدیہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ جس وقت طوفان رک گیا تو حضرت مسیح کو صلیب پر سے زندہ اتار لیا گیا وہ فوت نہیں ہوئے تھے۔ البتہ بیہوش ہو گئے تھے۔"

(روزنامہ اجیت جالندھر ۲۵ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

اس سلسلہ میں بعض دوسرے بھارتی اخباروں نے بھی بعض مضامین شائع کئے ہیں۔ ان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہندوستان تشریف لائے تھے۔ اور یہاں پر ہی ان کی طبعی وفات ہوئی تھی اور محلہ خانیار سری نگر میں ان کی آخری آرامگاہ ہے۔ چنانچہ بمبئی کے مشہور اخبار بلٹز نے محلہ خانیار کے مقبرہ کا فوٹو دے کر یہ لکھا ہے کہ:۔

"اس امر کے بھی بہت سے مذہبی اور تاریخی ثبوت پیش کئے گئے تھے کہ حضرت عیسےٰ نہ صرف ہندوستان تشریف لائے تھے بلکہ انہوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ یہیں گزارا تھا اور ان کی تدفین کشمیر میں عمل میں آئی تھی۔ کچھ زمینداروں کا یہ بیان تھا کہ حضرت عیسےٰ کو صلیب سے بچا لیا گیا تھا۔ انہیں کشمیر میں پناہ دی گئی تھی اور بعد کو کشمیر میں ان کا انتقال ہوا تھا۔"

(بلٹز ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

اس کے ساتھ بلٹز نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

"یقین کیا جاتا ہے کہ ان کا مقبرہ سرینگر کے محلہ خانیار میں اب بھی موجود ہے اور اسے یہاں "یسوع صاحب" "یسوحا آصف" اور "نبی صاحب کے مزار" جیسے ناموں سے جانا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کشمیر کے بارہ مولا کا نام بھی عیسےٰ کے بارہ ملاؤں یا شاگردوں کے نام پر ہی رکھا گیا تھا۔"

کچھ پرانے مخطوطات کے مطابق یہ مقبرہ ایک ایسے شہزادہ کا ہے جو غیر ملک سے آیا تھا جس کی پاکیزگی نفس مکمل تھی اور جو راست گو اور بلند نظر تھا۔ خدا تعالےٰ نے اسے اپنا پیغمبر بنا لیا تھا۔"

(بلٹز بمبئی ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

مسیح کی ابتدائی زندگی کے بارہ میں بمبئی کے اخبار بلٹز نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"نکولس نوٹووچ کی "عیسیٰ کی نامعلوم زندگی" اور رائچ اسپنڈ لمبرس کی "عیسیٰ کی عجیب و غریب زندگی" سے حوالے دیتے ہوئے یہ کہا گیا تھا کہ ۱۲ سال کی عمر تک جیسے انہوں نے پہلا خط پڑھا تھا عیسیٰ کی زندگی کا کہیں درج نہیں ہے۔"

(بلٹز بمبئی ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

اس کے ساتھ ہی بلٹز نے یہ انکشاف بھی کیا ہے کہ:۔

"یروشلم چھوڑنے کے بعد عیسیٰ نے سندھ کا رخ کیا تھا۔ اور تقریباً ۱۶ سال تک وہ ہندوستان میں قیام پذیر رہے تھے۔ ہندوستان کے بہت سے مقدس مقامات اور خاص طور پر مثلاً راجستھان بنارس۔ راجگیر۔ اور جگن ناتھ وغیرہ کا دورہ کرتے ہوئے وہ نیپال تشریف لے گئے تھے اور وہاں سے ایران ہوتے ہوئے یروشلم واپس گئے تھے۔"

(بلٹز بمبئی ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

گویا کہ اس اخبار کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صرف واقعہ صلیب کے بعد ہی ہندوستان تشریف لائے تھے بلکہ ان کی ابتدائی زندگی کا حصہ بھی اسی ملک میں گذرا تھا اور ۱۶ سال کے قریب اس ملک کے مختلف مقامات میں بسر کئے تھے۔

یہ ایک قدرتی بات ہے کہ انسان مصیبت کے وقت اپنی پناہ کے لئے عموماً کسی ایسی جگہ کا ہی انتخاب کیا کرتا ہے جس کے حالات سے اسے کچھ علم حاصل ہو۔ چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ۱۶ سال کا لمبا عرصہ واقعہ صلیب سے قبل ہندوستان میں گذار چکے تھے۔ اور یہاں کے حالات اور لوگوں کے اطوار معلوم کر چکے تھے۔ اسلئے واقعہ صلیب کے بعد بھی انہوں نے اس ملک میں ہی پناہ لی اور سری نگر میں وفات پائی۔ جہاں کہ محلہ "خان یار" یا "یار خان" میں ان کا مقبرہ موجود ہے۔ اور اب جسے ایک دنیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مقبرہ تسلیم کر رہی ہے۔ چنانچہ بمبئی کے مشہور اخبار بلٹز نے اس مقبرہ کا فوٹو مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ دیا ہے:۔

"سری نگر میں واقع اس قدیم مقبرے کو مقامی باشندے "یسوع صاحب" کے نام سے پکارتے ہیں کچھ لوگوں کا یقین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آخری آرامگاہ ہے۔"

(بلٹز بمبئی ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبعی موت کے بارہ میں اور محلہ خان یار میں واقع مقبرہ سے متعلق جو تحقیق فرمائی ہے اب دنیا کے محققین بھی اسے درست تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

دورانِ سال جلسوں و تبلیغی ایام کا پروگرام

سال رواں ۱۹۶۸ء میں جلسوں اور ایام تبلیغ منانے کے لئے مرکز کی طرف سے مندرجہ ذیل پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں میں جلسے منعقد کریں۔ اور ایام تبلیغ منانے کا انتظام فرمائیں۔ اور جلسوں اور تبلیغ کی کارگذاری کی رپورٹیں نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجواتے رہیں۔

بعض شہری جماعتیں کاروبار اور سہولت کی خاطر اتوار کو جلسے کرنا زیادہ مناسب خیال کرتی ہیں۔ لہٰذا ایسی جماعتوں کو یہ [illegible] کہ جلسہ کی معینہ تاریخوں کے قریب کی تاریخوں کے قریب کے اتوار میں جلسے منعقد کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

۱۔ جلسہ یوم مصلح موعود .... ۲۰ر فروری

۲۔ جلسہ یوم مسیح موعود .... ۲۳ر مارچ

۳۔ جلسہ پیشوایانِ مذاہب .... ۲۲ر ستمبر

۴۔ جلسہ یوم خلافت .... ۲۷ر مئی

۵۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ .... ۱۱ر جون

۶۔ ایام تبلیغ [illegible] دو ہفتے اور اکتوبر کے پہلے [illegible] ثانی

ناظر دعوت و تبلیغ [illegible]

وصایا

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی وصیت کے بارہ میں کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ یوم کے اندر مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کو مطلع کریں۔ ——— سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۸۰ :۔ میں رضیہ بیگم زوجہ محترم محمد شفیع اللہ صاحب پسر مکرم بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر تینتیس برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ درج ذیل ہے :۔

(۱) رقبہ ۵۰ × ۵۰ فٹ واقع نکاسنڈ رایلے آؤٹ بنگلور نمبری ۵/۱ قیمتی آٹھ ہزار روپے جو میرے خاوند نے مجھے مہر دو ہزار روپیہ کو شامل کر کے دی ہے۔

(۲) طلائی زیور بہ تفصیل ذیل :۔

۱۔ آٹھ عدد چوڑیاں وزنی اندازاً پانچ تولہ قیمتی سات صد روپیہ

۲۔ نیکلس تین عدد وزنی سوا آٹھ تولہ قیمتی دو ہزار سات صد روپیہ

۳۔ کراچی ہار وزنی پونے تین تولے قیمتی چھ صد روپیہ

۴۔ بالیاں وزنی تین تولے قیمتی چھ صد روپیہ

۵۔ انگوٹھی چھ عدد وزنی اندازاً چار تولہ قیمتی پانصد روپیہ

۶۔ تارہ ایک عدد وزنی پون تولہ قیمتی یکصد روپیہ

کل میزان تیرہ ہزار دو صد روپیہ

میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں یہ وصیت میری آئندہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد پر بھی حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم۔ اے

الامتہ رضیہ بیگم ۲۳/۱۰/۶۷　　نائب وکیل المال۔ نزیل بنگلور ۲۴/۱۰/۶۷

(پتہ) c/o M. Shafiullah　　گواہ شد محمد شفیع اللہ صاحب

C.57 Fort "D" St　　خاوند موصیہ۔

Benglore. 2 (Mysore State.

گواہ شد حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگلور ۲۳/۱۰/۶۷

وصیت نمبر ۱۳۶۸۲ :۔ میں محمد اسد اللہ ولد مکرم بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ستائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ البتہ میرا چوتھا حصہ فرم موسیٰ رضا صاحب اینڈ سنز بنگلور میں ہے۔ میرا حصہ بیس ہزار روپے کا ہے۔ ابھی میں کام سیکھ رہا ہوں اسلئے مجھے فی الحال نو صد روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ میں اپنی آمد اور جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت آئندہ جو جائیداد پیدا ہو اس پر بھی حاوی ہو گی۔ اور میں ہر سال اپنی آمد کے متعلق تحریراً مطلع کردیا کروں گا۔ اور کوئی نئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس سے بھی اطلاع دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم۔ اے

نائب وکیل المال نزیل بنگلور۔ شہر ۲۴/۱۰/۶۷

العبد محمد اسد اللہ محمد اسد اللہ صاحب (پتہ) Darul Fazal

5. Albert Victor Road Fort Benglore-2

(Mysore State

گواہ شد محمد امام د مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب سیکرٹری مال جماعت بنگلور شہر

گواہ شد بی۔ ایم عبد الرحیم ۲۴/۱۰/۶۷

وصیت نمبر ۱۳۶۸۳ :۔ میں فاطمہ ماجدہ بیگم زوجہ محترم بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) مہر سات صد پچاس روپے تھا جو مجھے وصول ہو چکا ہے۔ زیور صرف ایک نیکلس طلائی وزنی تقریباً سوا تین تولہ قیمتی پانصد روپیہ ہے۔

(۲) میری سالانہ آمد سات صد بیس روپے ہے۔

میں آمد اور جائیداد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں جو میری آئندہ پیدا کردہ جائیداد پر بھی حاوی ہو گی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔

گواہ شد بی۔ ایم عبد الرحیم　　نائب وکیل المال۔ نزیل بنگلور ۲۴/۱۰/۶۷

مکرم بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب خاوند موصیہ)

الامتہ ماجدہ بیگم (پتہ)　　Darul Fazal

5. Albert Victor Road Fort Benglore - 2

(Mysore State)　　گواہ شد محمد امام د مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب سیکرٹری مال بنگلور)

وصیت نمبر ۱۳۶۸۴ :۔ میں زرینہ بیگم مکرم محمد اسد اللہ صاحب پسر مکرم بی ایم عبد الرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر بیس سال تاریخ بیعت ۱۹۶۴ء ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر اکتوبر حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل یہ ہے۔ جو طلائی زیورات پر مشتمل ہے :۔

۱۔ چوڑیاں آٹھ عدد وزنی ساڑھے چھ تولے قیمتی نو صد پچھتر روپے

۲۔ نیکلس دو عدد وزنی چھ تولے قیمتی ایک ہزار چھ صد پچاس روپے

۳۔ کراچی ہار ایک عدد وزنی ساڑھے چھ تولے قیمتی گیارہ صد روپیہ

۴۔ دو انگوٹھیاں وزنی ڈیڑھ تولہ قیمتی پونے دو صد روپیہ۔

۵۔ مہر بذمہ خاوند دو ہزار ایک صد روپیہ

میزان پانچ ہزار چھ صد روپے صرف

میں اس جائیداد اور آئندہ جو جائیداد پیدا ہو۔ اور دس روپے ماہوار جیب خرچ جو مجھے اپنے خاوند سے ملتے ہیں ان سب کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو صورت حال آمد اور جائیداد کی ہوتی رہے گی اس سے دفتر کو مطلع کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔

نائب وکیل المال۔ نزیل بنگلور ۲۴/۱۰/۶۷

الامتہ زرینہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد محمد امام د مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب سیکرٹری مال بنگلور

گواہ شد۔ محمد اسد اللہ مکرم محمد اسد اللہ صاحب خاوند موصیہ) ۲۴/۱۰/۶۷

وصیت نمبر ۱۳۶۸۶ :۔ زینب بی زوجہ۔ ایس۔ ایم۔ یوسف صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۳۰ سال سے ساکن ساونت واڑی ڈاکخانہ خاص ضلع رتناگری صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۹ر اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد (۱) مہر پانصد روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ ابھی مجھے نہیں ملا (۲) زیورات طلائی چھ تولہ قیمتی گیارہ سو روپیہ۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے نہ میری کوئی آمد ہے میں اپنی جائیداد موجودہ و آئندہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ امید ہے کہ میرے یہ ورثاء میری وصیت کے مطابق ادائیگی کریں گے۔ میری ادبی کوشش یہ ہوگی کہ میں اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا کر دوں گی۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

الامتہ زینب بی

گواہ شد　　گواہ شد۔ ایس۔ ایم۔ یوسف

C. Khan　　خاوند موصیہ موسی ۱۳/۱۰/۶۷

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم۔ اے

نائب وکیل المال تحریک جدید۔

نزیل ساونت واڑی

۹/۱۰/۶۷

Student Camera Shop

No 593 Dbha Bazar

P.O. Bawant wadi

Distt Ratna giri

(Maharashtra

پروگرام دَورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ یوپی بہار بنگال مورخہ ۲/۶۸ ۱۲ تا ۴/۶۸ ۱۳

جملہ مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ یوپی، بہار، بنگال کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل جماعتوں میں مورخہ ۲/۶۸ ۱۲ تا ۴/۶۸ ۱۳ دورہ کر رہے ہیں جس میں وہ حسابات کی چیکنگ اور چندہ جات کی وصولی کا کام سرانجام دیں گے۔ اُمید ہے کہ عہدیداران مال اور دیگر احباب اُن سے کما حقہٗ تعاون فرماتے ہوئے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ فقط

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	قادیان	-	-	۱۲ ۲/۶۸	
۲	دہلی	۱۳ ۲/۶۸	۱	۱۴ ۲/۶۸	
۳	صالح نگر	۱۵ "	۲	۱۷ "	
۴	تلہ پور کھیڑہ	۱۷ "	۱	۱۸ "	
۵	ننگلہ گھنو	۱۸ "	۱	۱۹ "	
۶	ساندھن	۱۹ "	۱	۲۰ "	
۷	جے پور	۲۱ "	۱	۲۲ "	
۸	امروہہ	۲۳ "	۱	۲۴ "	
۹	سردار نگر	۲۴ "	۱	۲۵ "	
۱۰	بریلی	۲۵ "	۱	۲۶ "	
۱۱	شاہجہانپور	۲۶ "	۲	۲۸ "	
۱۲	کانپور	۲۸ "	۲	۲ ۳/۶۸	
۱۳	رائے بریلی سرکرا	۲ ۳/۶۸	۲	۴ "	
۱۴	لکھنؤ	۵ "	۱	۶ "	
۱۵	گونڈہ	۶ "	۱	۷ "	
۱۶	فیض آباد	۷ "	۱	۸ "	
۱۷	بنارس	۹ "	۱	۱۰ "	
۱۸	بھدوہی	۱۱ "	۱	۱۲ "	
۱۹	پٹنہ	۱۲ ۳/۶۸	۱	۱۳ "	
۲۰	مظفرپور	۱۴ "	۱	۱۵ "	
۲۱	اہرین	۱۶ "	۱	۱۷ "	
۲۲	مونگھیر	۱۷ "	۱	۱۸ "	
۲۳	بھاگلپور	۱۸ "	۱	۱۹ "	
۲۴	خانپور ملکی	۲۰ "	۲	۲۲ "	
۲۵	بلاری	۲۲ "	۱	۲۳ "	
۲۶	رانچی	۲۴ "	۲	۲۶ "	
۲۷	جمشید پور	۲۶ "	۲	۲۸ "	
۲۸	موسیٰ بنی مائنز	۲۸ "	۳	۳۱ "	
۲۹	کلکتہ بانسرا، ڈائمنڈ ہاربر	۱ ۴/۶۸	۴	۵ ۴/۶۸	
۳۰	بصرت پور - ابراہیم پور	۶ "	۲	۸ "	
۳۱	کیتا سندر پور	۸ "	۱	۹ "	
۳۲	کاتلہ	۹ "	۱	۱۰ "	
۳۳	کلکتہ	۱۱ ۴/۶۸	۲	۱۳ ۴/۶۸	

درخواست دعا۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز سید حفیظ احمد صاحب (ڈنکنک) امسال بی۔ ایس۔ سی فائینل امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے

خبریں

نئی دہلی ۱۱ر فروری کل ہندو جن سنگھ کے صدر مسٹر دین دیال اپادھیائے کی گذشتہ رات اچانک اور پُراسرار موت کی اطلاع ملی ہے۔ یو۔ این۔ آئی کی ایک اطلاع کے مطابق مسٹر دین دیال اپادھیائے کی لاش مغل سرائے اسٹیشن سے کچھ دور ایک ٹریک میں پائی گئی ہے۔

بعد کی اطلاعات کے مطابق ریلوے پولیس نے لاش پر قبضہ کر لیا ہے مزید تحقیقات جاری ہے۔ پتہ چلا ہے کہ مسٹر دین دیال اپادھیائے ۱۸ ڈاؤن ایکسپریس سے سفر کر رہے تھے۔ مسٹر اپادھیائے کی موت کا سبب ابھی تک صیغہ راز میں ہے دہلی میں جن سنگھی حلقوں میں اس خبر سے صفِ ماتم بچھ گئی ہے۔ مسٹر بلراج مدھوک اور اٹل بہاری باجپائی بذریعہ طیارہ بنارس روانہ ہو گئے۔

صدر جمہوریہ ڈاکٹر ذاکر حسین نے ان کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ ملک کے مختلف سیاسی حلقوں اور جماعتوں کی طرف سے ان کی موت پر اظہار رنج و غم کیا گیا ہے۔

راولپنڈی ۱۱ر فروری۔ قرآن شریف کے نزول کے چودہ سو سالہ جشن کا افتتاح یہاں بڑی دھوم دھام سے کیا گیا۔ جشن میں دنیا بھر کے اسلامی ممالک کے علماء اور رہنما شرکت کر رہے ہیں۔ جشن کے افتتاح کے موقع پر صدر پاکستان جنرل ایوب خاں کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں صدر ایوب نے اسلامی ممالک کے علماء سے کہا گیا ہے کہ اس نازک اور پُر آشوب دور میں جبکہ دنیا غیر یقینی صورتِ حال اور جنگ کے خطرات سے گذر رہی ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ حالات میں توازن برقرار رکھے اور دنیا کا امن و امان برقرار رہے۔

کراچی ۱۱ر فروری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے گذشتہ روز کہا کہ پاکستان میں اس اطلاع پر گہری تشویش پائی جاتی ہے کہ ہندوستان نے روس سے ایک سوپر سونک بمبار جہاز حاصل کئے ہیں۔ مسٹر پیرزادہ نے کہا کہ ہندوستان کو نئے بمبار جہازوں کی سپلائی سے ہندوستان کی فوجی طاقت میں اور اضافہ ہوا ہے۔ اور اس سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اسلحہ کی دوڑ بڑھے گی۔

نئی دہلی ۱۱ر فروری۔ بھارتیہ جن سنگھ کے صدر پنڈت دین دیال اپادھیائے کی نعش آج آدھی رات کے لگ بھگ بنارس سے دلی پہنچ گئی۔ اگرچہ نعش کا پوسٹ مارٹم کر لیا گیا ہے لیکن رپورٹ کو ابھی تک سرکاری طور پر شائع نہیں کیا گیا۔ تاہم باخبر حلقوں سے اتنا معلوم ہوا ہے کہ ان کی کھوپڑی ٹخنہ پسلیوں بازوؤں پر زخم ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کھوپڑی کے پیچھے کی طرف کا چار انچ کا ٹکڑا بالکل پاش پاش ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ حادثہ کس طرح ہوا۔ لکھنؤ میں ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ ان کی نعش رات کے تین بجکر ۲۰ منٹ پر مغل سرائے اسٹیشن کے بیرونی سگنل کے قریب ریلوے لائن کے کنارے پڑی پائی گئی۔

یو۔ این آئی کی اطلاع کے مطابق مسٹر اپادھیائے ایک فرسٹ کلاس بوگی میں سفر کر رہے تھے۔ جو پٹھان کوٹ سیالدہ ایکسپریس سے کاٹ کر مغل سرائے میں ملوان ایکسپریس میں لگا دی گئی تھی۔ ان کی نعش ریلوے لائن کے بفر سیکشن پر پڑی پائی گئی۔ پولیس نے بعد میں ان کے سامان کے بارے میں حکام کو خبردار کر دیا تھا۔ پٹنہ ۱۲ بجے موکامہ (پٹنہ) سے اطلاع ملی کہ ان کا سوٹ کیس فرسٹ کلاس کے ایک ڈبہ سے مل گیا ہے۔ ان کی نعش دریہ ٹنک پلیٹ فارم پر رکھی گئی جہاں ہزاروں آدمیوں نے خراجِ عقیدت پیش کیا۔

نئی دہلی ۱۱ر فروری۔ راشٹرپتی ڈاکٹر ذاکر حسین نے پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے خطہ زبان اور فرقہ کے نام پر تقسیم کار قوتوں کے اندر سر اٹھانے پر گہری تشویش اور فکر کا اظہار کیا۔ اور تمام متعلقہ لوگوں سے اپیل کی وہ معقول پسندانہ بحث اور ترغیب کے جمہوری راستہ پر واپس آ جائیں۔ انہوں نے وارننگ دی کہ گروپوں میں تشدد آمیز تحاریک سے جمہوری نظام ہی کمزور ہوتا ہے اور قومی اتحاد کی بنیاد کھوکھلی ہوتی ہے۔ راشٹرپتی نے زبان کے مسئلہ پر منظم ہونے والی فسادات اور لاقانونی پر افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ لسانی پالیسی کے بارے میں حکومت کا مقصد ملک کا اتحاد مضبوط بنانا اور عوام اور یکجہتی کو بڑھاوا دینا تھا۔ راشٹرپتی نے اپنے ایڈریس میں غیر کانگریسی سرکاروں اور فرقہ وارانہ تشدد کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ ان کی حکومت تمام صوبائی سرکاروں سے بلالحاظ پارٹی وابستگیوں کے مل کر کام کرنے کا عزم رکھتی ہے اور اس کے عوض مرکزی سرکار صوبوں سے اسی قسم کے تعاون کی توقع رکھتی ہے تخریب کار قوتوں کو دبانے کے حکومت کے عزم کے ثبوت کے طور پر راشٹرپتی نے حالیہ انتخابات کے لئے سپریم کورٹ کے جج کے زیر صدارت تحقیقاتی کمیشن کے تقرر کا ذکر کیا۔

چنڈی گڑھ ۱۱ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب سرکار کو اگلے مالی سال میں دیسی شراب کی قیمت بڑھانے سے مزید پانچ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہو گی۔ حکومت دیسی شراب کی بوتل آٹھ روپے فی بوتل سے بڑھا کر دو روپے کر دینا چاہتی ہے حکومت کی اس کارروائی سے گُڑ کی قیمت بھی بڑھ جائے گی۔ پتہ چلا ہے کہ حکومت شراب کی قیمت بڑھانے کا باضابطہ فیصلہ ۱۴ر فروری کو چنڈی گڑھ کی میٹنگ میں کرے گی۔

نئی دہلی ۱۲ر فروری۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے شیخ عبداللہ پر واضح کر دیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے ساتھ دوستی بڑھانے کے لئے مسئلہ کشمیر کو کسی صورت میں بیچ میں نہیں آنے دیا جائے گا۔ پردھان منتری نے اپنے اس موقف کا انکشاف کل شام کانگرس پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے شیخ عبداللہ کے ساتھ اپنی حالیہ میٹنگ میں یہ بات بالکل واضح کر دی تھی کہ میں نے شیخ کو یہ بھی بتایا تھا کہ بھارت سرکار پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے پوری پوری کوشش کر رہی ہے۔ میں نے شیخ عبداللہ کو بتایا تھا کہ حالیہ برسوں میں کئی تبدیلیاں ہوئی ہیں اور شیخ کو انہیں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور بھارت کے لوگوں کو اپنے سٹینڈ کے متعلق مطمئن کرنا چاہیئے۔ پتہ چلا ہے کہ پردھان منتری نے اپنی تقریر میں ملک میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتِ حال پر بڑی تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے میرٹھ کے حالیہ فسادات آسام میں تشدد کی وارداتوں اور بھارت کے سوال پر مسلسل کشیدگی کا بھی ذکر کیا۔

درخواست دعا مکرم قریشی یونس احمد صاحب اسلم بھیرہ بدر تقریباً دو ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں اب ان کے جگر میں ورم کی تکلیف ہے احباب خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

ایک نہایت ضروری اعلان

مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ایلی نے اطلاع دی ہے کہ ایک شخص جو اپنا نام محمد حسین پرتیو مرس آف کرنول بتاتا ہے۔ جس کا قد لمبا اور قد درے ڈاڑھی بھی رکھتا ہے اور جس کے ساتھ ایک بارہ سالہ لڑکا بھی ہے۔ آجکل جنوبی بھارت کی جماعتوں میں گشت کر رہا ہے اور اپنے آپ کو احمدی اور امداد کا مستحق بتا کر نامناسب طریق پر امداد میں حاصل کرتا بلکہ بعض جماعتوں میں چوری اور دھوکہ دہی کا بھی ارتکاب کر چکا ہے اس شخص کے متعلق یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ پہلے کشمیر کی جماعتوں میں بھی جگہ جگہ دھوکہ دہی اور چوری کے جرائم کے ارتکاب کر چکا ہے۔

لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ احباب جماعت اس شخص سے بچیں۔ اور اُسے قطعاً منہ نہ لگائیں اور نہ اپنے ہاں ٹھہرائیں۔ فقط

المعلن ناظر امور عامہ قادیان